سلام و قیام

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر
۸

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد۔کراچی
اسلامی جمہوریۂ پاکستان

مندرجہ بالا حقائق وشواہد کے باوجود اگر کوئی قیام کو نئی بات تصور کرتا ہے تو اس کے اطمینان قلب کے لیے قرآن وحدیث کافی ہے ___ قرآنِ حکیم میں رضائے الٰہی کے لیے نئی بات جاری کرنے والے اور اُس پر قائم رہنے والے کے لیے اجر وثواب کی بشارت سُنائی گئی ہے ۸۰ اور حدیث شریف میں ایسی اچھی بات نکالنے والے اور اس پر عمل کرنے والے کو دُھرے ثواب کا مستحق قرار دیا گیا ہے ۸۱ ___ ہاں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرنے والے کو ضرور ضلالت وگمراہی کی وعید سُنائی گئی ہے ۸۲ ___ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم سے اور اچھی بات کیا ہوگی، قرآن کریم میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے ۸۳ ___ اس میں ثواب ہی ثواب ہے ___

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک اندازِ فکر تو وہ ہے جو ابُو جہل اور ابُو لہب نے اختیار کیا تھا ___ وہ آپ کو صرف اپنے جیسا بشر جانتے اور مانتے تھے ___ مگر دوسرا اندازِ فکر وہ ہے جو حضرت صدیق اکبر اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختیار کیا ___ وہ آپ کو اللہ کا رسول جانتے اور مانتے تھے ___ ساری خرابیوں کی جڑ یہ تصور ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم صرف بشر ہیں ___ اور ساری اچھائیوں کی اصل یہ تصور ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول وآخر اللہ کے رسول اور محبوب ہیں ___ اللہ نے آپ کو جہان کا ہادی ورہبر اور محبوب ومطلوب بنایا ___ محبت کی فطرت میں نکتہ چینی نہیں ___ وہ ہر اُس ادا کو پسند کرتی ہے جس سے محبوب کی تعظیم وتکریم اور تعریف وتوصیف ہو ___ سلام وقیام بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کا والہانہ انداز ہے، محبت کا تقاضا تو یہی ہے کہ یہ انداز اچھا لگنا چاہیے ___

سچی بات یہ ہے کہ سلام وقیام کا مقصود تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم ہے جس کا ہمیں قرآن میں بار بار حکم دیا گیا ہے ___ آیۃ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط الآیہ نازل کر کے تعظیم وتکریم کا سلیقہ بتا دیا ___ دُرود وسلام کے لیے نہ کسی وقت کا تعین فرمایا، نہ کسی خاص ہیئت کا بلکہ فرشتوں کی طرف اشارہ کر کے صلوٰۃ وسلام کیلئے ہر ہیئت کو جائز قرار دے دیا ___ بعض فرشتے قیام کی حالت میں ہیں، بعض رکوع کی حالت میں، بعض سجدے کی حالت میں اور بعض قعود کی حالت میں ___ مقصود تعظیم رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے، خواہ بیٹھ کر کی جائے یا کھڑے ہو کر، ہر حالت میں ثواب ہی ثواب ہے ___ اللہ تعالیٰ خود فرما رہا ہے ___ "جب نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے ۸۵ ___ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد بھی اللہ ہی کی یاد ہے بلکہ یہ تو اللہ کی محبوب یاد ہے، محبوب ذکر ہے ___ غور فرمائیں نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہو کر ذکر کرنے کا حکم دیا، اس میں رازِ محبت پوشیدہ ہے جو محرم راز ہیں، جانتے ہیں ___ ہماری سعادت اسی میں ہے کہ صلوٰۃ وسلام کھڑے ہو کر پیش کریں، یہ سنت ملائکہ بھی ہے، سنت صحابہ بھی اور سنت علماء وصلحاء بھی ___ انہیں کی راہ پر چل کر ہم منزل تک پہنچ سکتے ہیں ___

عطا اسلاف کا سوز دروں کر!

شریک زمرۂ لایحزنوا کر! آمین

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۲۰ ربیع الآخر ۱۴۱۶ھ / ۱۷ ستمبر ۱۹۹۵ء

☆☆☆

حواشی

۱۔ مصنف ابن عبدالرزاق وفتاویٰ حدیثیہ، ص ۲۸۹

۲۔ سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۴

۳۔ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۴۔ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۱۵

۵۔ الکلام الاوضح، کراچی ۱۹۸۶ء، ص ۲۲۱ بحوالہ مستدرک وطبری

۶۔ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۷۔ معارج النبوۃ، ج ۱، ص ۳۱۲، لاہور

۸۔ سورۃ الانشراح، آیت نمبر ۴

۹۔ سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۸۱

۱۰۔ سورۃ البقرہ، آیت نمبر ۱۳۶

۱۱۔ سورۃ الصف، آیت نمبر ۶

۱۲۔ فتاویٰ ابن تیمیہ، ج ۲، ص ۱۵۰

۱۳، ۱۴۔ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۱۵۔ سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۵۶

۱۶۔ سورۃ الصافات، آیت نمبر ۱

۱۷۔ سورۃ ق، آیت نمبر ۱۸

۱۸۔ سورۂ رعد، آیت نمبر ۱۱

۱۹۔ سورۃ الصافات، آیت نمبر ۱

۲۰۔ فتاویٰ رضویہ، ج ۴، ص ۵۴ بحوالہ بیہقی وحاکم وطبرانی

۲۱۔ مدارج النبوۃ، ج ۲، ص ۴۴۰

۲۲۔ سورۂ نحل، آیت نمبر ۱۸

۲۳۔ سورۂ فصلت، آیت نمبر ۵۳

۲۴۔ روزنامہ ''البلاد'' (سعودی عرب) شمارہ یکم شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ

۲۵۔ سورۂ مجادلہ، آیت نمبر ۱۱

۲۶۔ سورۂ شعراء، آیت نمبر ۲۱۸

۲۷۔ سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۰۴

۲۸۔ سورۃ النور، آیت نمبر ۲۴

۲۹۔ اہل حدیث عالم مولوی نذیر حسین دہلوی (م۔ ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) نے امام تقی الدین سبکی جلالت شان کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو ''امام جلیل مجتہد کبیر'' تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے کہ اُن کے اجتہاد پر علماء کا اجماع ہے، (قلمی وتحقی فتویٰ بحوالہ اقامۃ القیامہ، لاہور، ص ۱۳ و ۳۳)

۳۰۔ یحییٰ بن یوسف صرصری (م۔ ۶۵۶ھ/ ۱۲۵۸ء) اپنے وقت کے جلیل القدر فقیہ اور ادیب وشاعر تھے (عمر رضا کحالہ: معجم المؤلفین، بیروت، ج ۱۳، ص ۲۳۶، ۲۳۷)

۳۱۔ طبقات الکبریٰ، ج ۱، ص ۲۰۸، مصر

۳۲۔ اخبار الاخیار، ص ۶۲۴، کراچی

۳۳۔ فیصلہ ہفت مسئلہ (مع تعلیقات)، لاہور، ص ۱۱۱

۳۴۔ سورۃ الاعراف، آیت نمبر ۷۳

۳۵۔ سورۂ یونس، آیت نمبر ۶۲

۳۶۔ سید محمد جعفر برزنجی نے عقد الجواہر فی مولد النبی الازہر میں قیام کو مستحب فرمایا ہے۔ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی (م۔ ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۷ء) نے تاریخ الحرمین میں علامہ برزنجی کی خوب خوب تعریف کی ہے (اقامۃ القیامۃ)۔

۳۷۔ نقشبندی فاؤنڈیشن برائے تعلیمات اسلامی (امریکہ) کی طرف سے شکاگو میں ۲۶ اور ۲۷ اگست ۱۹۹۵ کو انٹرنیشنل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد کی گئی جس میں فضلاء اور محققین نے شرکت کی اور کھڑے ہو کر سلام پیش کیا گیا (پاکستان لنک (امریکہ) شمارہ جمعہ ۸ رستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۱۰) اس قسم کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

۳۸۔ عاتق بن غیث البلادی: الادب الشعبی فی الحجاز، مکہ مکرمہ ۱۹۸۲ء

۳۶؎ سید محمد جعفر برزنجی نے عقد الجواہر فی مولد النبی الازہر میں قیام کو مستحب فرمایا ہے۔ شاہ رفیع الدین محدث دہلوی (م۔ ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۷ء) نے تاریخ الحرمین میں علامہ برزنجی کی خوب خوب تعریف کی ہے (اقامۃ القیامۃ)۔

۳۷؎ نقشبندی فاؤنڈیشن برائے تعلیمات اسلامی (امریکہ) کی طرف سے شگاگو میں ۲۶ اور ۲۷ اگست 1995 کو انٹرنیشنل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد کی گئی جس میں فضلاء اور محققین نے شرکت کی اور کھڑے ہو کر سلام پیش کیا گیا (پاکستان لنک (امریکہ) شمارہ جمعہ ۸ ر ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۱۰) اس قسم کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔

۳۸؎ عاتق بن غیث البلادی: الادب الشعبی فی الحجاز، مکہ مکرمہ ۱۹۸۲ء

۳۹؎ بخاری شریف، ص ۹۲۱۔ ۹۱۹

۴۰؎ الانوار المحمدیہ من مواہب المحمدیہ، ص ۲۰۱

۴۱؎ سنن ابی داؤد، کراچی، ص ۷۰۸: ترمذی، ج ۲، ص ۴۰۴

۴۲؎ ہاشم تتوی: بیاض ہاشمی، ج ۲، ورق ۲۴۹ (قلمی)

۴۳؎ بیاض ہاشمی، ج ۲، ورق ۲۵۰

۴۴؎ ایضاً، ورق ۲۵۰

۴۵؎ بخاری، کراچی، ج ۱، ص ۵۳۴، ج ۲، ص ۸۷۷، مسلم، کراچی، ج ۲، ص ۳۰۵

۴۶؎ سُنن ابی داؤد، کراچی، ص ۷۰۸

۴۷؎ بخاری، کراچی، ج ۱، ص ۳۶۵، مسلم، کراچی، ج ۲، ص ۳۶۶، سُنن ابی داؤد، کراچی، ص ۳۸۷

۴۸؎ بخاری، کراچی، ج ۲، ص ۹۲۶، سُنن ابی داؤد، کراچی، ص ۷۰۸

۴۹؎ بخاری، کراچی، ج ۲، ص ۶۳۶، ج ۲، ص ۹۲۶

۵۰؎ بخاری شریف ج ۱، ص ۱۷۵، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء، مسلم شریف، ج ۱، ص ۳۱۰، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

۵۰؎ بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۷۵، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء؛ مسلم شریف، ج ۱، ص ۳۱۰، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء

۵۱؎ کنز العمال، ج ۱۵، ص ۵۹۴، بیروت ۱۹۷۹ء ۵۲؎ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۹

۵۳؎ غلام جیلانی میرٹھی: بشیر القاری بشرح صحیح البخاری، دہلی، ص ۲۱۸ ۵۴؎ ایضاً، ص ۲۱۹ ۵۵؎ ایضاً

۵۶؎ مسلم شریف ۵۷؎ بخاری، ج ۲، ص ۲۵۶؛ مسلم، ج ۲، ص ۲۹؛ مشکوٰۃ، ص ۴۷

۵۸؎ ابی داؤد، ج ۳، پارہ ۳۲، ص ۶۶۸؛ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸ ۵۹؎ احمد سرہندی: مکتوبات، دفتر دوم (ترجمۂ اُردو) کراچی، مکتوب نمبر ۲۹۳، ص ۴۳۳ ۶۰؎ ترمذی، ج ۲، ص ۱۲۰، حدیث نمبر ۶۱۴؛ ابی داؤد، ج ۳، ص ۶۶۷، حدیث نمبر ۱۷۸۸؛ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸، حدیث نمبر ۴۴۶۶

۶۱؎ ترمذی، ج ۲، ص ۱۲۰، حدیث نمبر ۶۱۳؛ مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۶۸۸، حدیث نمبر ۴۴۶۵

۶۲؎ قرآن حکیم، سورۂ توبہ، آیت نمبر ۱۲۸ ۶۳؎ قرآن حکیم، سورۂ بقرہ، آیت نمبر ۱۴۳؛ سورۂ توبہ، آیت نمبر ۱۱۷، سورۂ نحل، آیت نمبر ۴۷؛ سورۂ حج، آیت نمبر ۶۵، سورۂ نور، آیت نمبر ۲۰، سورۂ حدید، آیت نمبر ۹، سورۂ حشر، آیت نمبر ۱۰ ۶۴؎ قرآن حکیم، سورۂ توبہ، آیت نمبر ۱۲۸

۶۵؎ قرآن حکیم، سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲، سورۂ فتح، آیت نمبر ۹، سورۂ اعراف، آیت نمبر ۱۵۷

۶۶؎ جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب، کلکتہ ۱۲۶۳ھ، ص ۲۳۳ ۶۷؎ سورۂ انفال، آیت نمبر ۲۴

۶۸؎ بخاری شریف، جلد ۱، ص ۱۰۱، لاہور ۶۹؎ سورۂ حجرات، آیت نمبر ۱۲

۷۰؎ قاسم نانوتوی، آب حیات، دہلی، ص ۳۷ ۷۱؎ المعجم الکبیر، ج ۲۰، ص ۲۱-۲۲، بغداد

۷۲؎ سورۂ نساء، آیت نمبر ۴۱؛ سورۂ نحل، آیت نمبر ۸۹؛ سورۂ فتح، آیت نمبر ۸ ۷۳؎ بخاری شریف، ج ۲، ص ۵۰۷، دہلی؛ مشکوٰۃ شریف، ص ۴۴۶، کراچی ۷۴؎ المعجم الکبیر، ج ۱۱، ص ۴۷؛ تفسیر مظہری، ج ۱، ص ۱۴۱، دہلی

۷۵؎ سورۂ احزاب، آیت نمبر ۳۴ ۷۶؎ محمد علی الصابونی، روائع البیان، ج ۲، ص ۳۳۷

۷۷؎ سورۂ نساء، آیت نمبر ۱۰۳؛ سورۂ آل عمران، آیت نمبر ۱۹۱؛ سورۃ الفرقان، آیت نمبر ۶۴ ۷۸؎ سورۃ الضحیٰ، آیت ۴

۷۹؎ سورۃ الاسراء، آیت نمبر ۷۹ ۸۰؎ سورۂ حدید، آیت نمبر ۲۷ ۸۱؎ مسلم شریف، دہلی، ج ۲، ص ۳۲۷؛ مشکوٰۃ شریف، کراچی، ص ۳۳ ۸۲؎ بخاری شریف، ج ۲، ص ۱۰۸۰؛ مشکوٰۃ شریف، ج ۱، ص ۶۹؛

۸۳؎ سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲؛ سورۂ فتح، آیت نمبر ۹؛ سورۂ اعراف، آیت نمبر ۱۵۷

۸۴؎ ایضاً، سورۂ مائدہ، آیت نمبر ۱۲ ۸۵؎ سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۰۳

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ۵

○

وہ کیسی مُبارک ساعت ہوگی جب اللہ نے اپنے نُور سے نُورِ محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پیدا فرمایا[۱]، آپ کے ذکر کو بلند فرمایا[۲] ______ پھر یہ خوشخبری سُنائی، بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود بھیجتے ہیں[۳]" ______ کائنات میں کوئی جگہ نہیں جہاں اللہ نہ ہو[۴]، وہ تو لامکان ولازماں ہے، کوئی جگہ نہیں جو دُرود سے نہ گونج رہی ہو، لامکاں ولازماں میں بہار آرہی ہے ______ ہمارے کان نہیں سُن سکتے، ہماری آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں ______ ہم کیا اور ہماری حقیقت کیا؟ ______ رفعِ ذکر مطلوب ربّ کائنات ہے، جس عمل سے رفعِ ذکر ہو بلاشبہ وہ بھی مطلوب ربِّ جلیل ہے ______ جب نُورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی مخلوق نہ تھی تو دُرود بھیجنے والا اللہ ہی اللہ تھا، پھر جب فرشتے پیدا کیے گئے تو وہ بھی دُرود بھیجنے لگے ______ ساری مخلوق کو اگر دس حصوں پر تقسیم کیا جائے تو ۹ حصے فرشتے ہیں اور ایک حصہ تمام مخلوق[۵] ______ پھر اس مخلوق میں انسان کتنے ہیں؟ ______ ان انسانوں میں مسلمان کتنے ہیں؟ ______ ان مسلمانوں میں دُرود پڑھنے والے کتنے ہیں؟ ______ ہم گنتیاں گنتے رہیں، حساب کتاب لگاتے رہیں مگر اللہ کے فرشتے تو اَن گنت ہیں، ہر لحہ ہر آن دُرود بھیج رہے ہیں، سُبحان اللہ! ______ جب یہ نوید سُنائی گئی اور آیت نازل ہوئی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیہ[۶]۔

تو محبوب ربّ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مُبارک چہرہ خوشی سے کِھل اُٹھا، صحابہ سے فرمایا، مجھے مبارک باد دو، آج مجھ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے ______ صحابۂ کرام (رضی اللہ عنہم) نے مبارک بادیں پیش کیں[۷] ______ آیتیں تو سب ہی قرآن کی ہیں مگر یہ آیت محبوب کی محبوب ہے ______ مبارک ہے وہ جس نے اس آیت شریفہ کو اپنی پہچان بنالیا!

○

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکرِ پاک بلند کرنا اللہ تعالیٰ کا مطلوب ومقصود ہے[۸] اسی لیے ولادت وبعثت سے لاکھوں سال پہلے اللہ نے ذکرِ پاک کی پہلی محفل سجائی جس میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام شریک تھے[۹] ______ پھر ہر نبی نے اپنی اپنی اُمتوں میں محفلیں سجائیں اور آپ کی آمد آمد کی خوشخبریاں سُنائیں یہاں تک کہ آپ کا نام نامی سارے عالم میں جانا پہچانا ہوگیا[۱۰] ______ پھر آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ذکرِ پاک کی محفل سجائی جس میں ہزاروں اُمتی شریک ہوئے، اس محفل میں آپ نے اعلان فرمایا ______ "میں ایک رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام "احمد" ہوگا[۱۱] ______ ان تمام محافل کا ذکر قرآنِ کریم میں موجود ہے، قرآن حکیم ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سنت الٰہی بھی ہے، سنت ملائکہ بھی ہے اور سنت انبیاء بھی ہے ______ کوئی نبی نہیں جس نے آپ کا ذکر نہ کیا ہو اور کوئی اُمت نہیں جس نے ذکرِ پاک کی محفل نہ سجائی ہو ______ حضرت آدم علیہ السلام نے آپ ہی کے وسیلہ سے دُعا مانگی جو قبول ہوئی[۱۲]، جب آدم علیہ السلام کی زبان پر نام نامی آیا تو اولادِ آدم اس ذکرِ پاک سے کیسے محروم رہ سکتی تھی؟ اسی لیے فرمایا اے ایمان والو! تم بھی دُرود بھیجو اور خوب خوب سلام بھیجو۔[۱۳]

○

اللہ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیج رہا ہے۱۴؎ ـــــــ کس حالت میں بھیج رہا ہے؟ ـــــــ کوئی نہیں بتا سکتا ـــــــ کیا کھڑے ہوکر؟ ـــــــ نہیں نہیں، کھڑا ہونا تو بندوں کی صفت ہے، ربِّ ذوالجلال کو اس سے کیا علاقہ؟ ہاں وہ اس حالت میں دُرود بھیج رہا ہے جس کو نہ دماغ سوچ سکتا ہے، نہ زبان بیان کر سکتی ہے اور نہ قلم لکھ سکتا ہے ـــــــ اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنا ہی کمال عظمت کی دلیل ہے، اس سے بڑھ کر آپ کی عظمت کی اور کیا نشانی ہوگی؟ ـــــــ ہاں ربِّ جلیل اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیج رہا ہے اور اس کے فرشتے ۱۵؎ ـــــــ اَن گنت فرشتے، پرا باندھے، صف بہ صف کھڑے، دُرود بھیج رہے ہیں ۱۶؎ ـــــــ سُبحان اللہ، سُبحان اللہ! ـــــــ صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑا ہونا تو ان فرشتوں کی سنت ہے ـــــــ آیت کریمہ میں پہلے ہی اشارہ فرمادیا ورنہ فرشتوں کے ذکر کی کیا ضرورت تھی؟ ـــــــ اللہ اللہ، فرشتے ہمارے دائیں بائیں ۱۷؎ ـــــــ فرشتے ہمارے آگے پیچھے کھڑے ۱۸؎ دُرود بھیج رہے ہیں ـــــــ ہم بھیجیں نہ بھیجیں، ہم کھڑے ہوں یا نہ ہوں، وہ تو کھڑے ہوئے دُرود بھیج رہے ہیں ـــــــ ہم کو خبر تک نہیں، قرآنِ حکیم ہم کو بتا رہا ہے، ''ہاں قسم ہے ان پرا باندھے صف بہ صف کھڑے فرشتوں کی'' ۱۹؎ ـــــــ محبوب دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز جنازہ میں کھڑے ہوکر درود پڑھا کرتے تھے ـــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب جسدِ اطہر تخت پر کفنا کر لٹا دیا گیا تو حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام نے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ فوج درفوج صلوٰۃ وسلام پیش کیا ۲۰؎ ـ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق پہلے مدینہ منورہ کے مردوں نے، پھر عورتوں نے، اس کے بعد بچوں نے باری باری، فوج درفوج آپ کے جسدِ اطہر کے سامنے کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کیا، ۲۱؎ یہ سلسلہ بارہ گھنٹے سے زیادہ عرصے تک جاری رہا ـــــــ تو کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا سنتِ صحابہ بھی ہے، آج روضہ انور کے سامنے کھڑے ہوکر ہی دُرود وسلام پیش کرتے ہیں ـــــــ

قیام کا حکم تو قرآنِ کریم میں بھی ہے اور قرینہ بتاتا ہے کہ یہ حکم سلام وقیام کو بھی شامل ہے ـــــــ سلام وقیام، علم الٰہی میں تھا ـــــــ مستقبل میں ہونے والے کاموں کے اشارے قرآن حکیم میں کردیئے گئے مثلاً سواری کے جانوروں کا ذکر کرکے فرمایا کہ ''ہم وہ سواریاں پیدا کریں گے جس کی تمھیں خبر نہیں ۲۲؎'' ـــــــ آج وہ سواریاں ہم نے دیکھ لیں اور دیکھ لیں گے ـــــــ ایک جگہ فرمایا ''ہم اُنھیں دُنیا بھر میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے اور خود اُن کے وجود کے اندر'' ۲۳؎ ـــــــ آج ہزاروں نشانیاں ہم نے دیکھ لیں اور وجود کے اندر کا یہ راز معلوم ہوگیا کہ سانس کی نالی میں کلمہ ''لا الٰہ اِلّا اللہ'' اور داہنے پھیپھڑے پر ''محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا ہے ۲۴؎ ـــــــ تو عرض یہ کرنا ہے کہ علم الٰہی میں تھا کہ محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوا کریں گے چنانچہ ارشاد فرمایا ـــــــ ''اور جب کہا جائے کہ اُٹھ کھڑے ہو تو اُٹھ کھڑے ہو، اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان والوں کے اور اُن کے جن کو علم دیا گیا ہے درجے بلند فرمائے گا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے ۲۵؎ ـــــــ یعنی میر مجلس یا بانیٔ محفل کھڑے ہونے کے لیے کہے تو حاضرین محفل بلا حیل وحجت کھڑے ہوجایا کریں، اللہ تعالیٰ ایسے مسلمانوں اور علماء کے درجے بلند فرمائے گا ـــــــ بے شک اللہ ہمارے کھڑے ہونے کو دیکھ رہا ہے ۲۶؎ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے سلام وقیام کو ملاحظہ فرما رہے ہیں ۲۷؎ ـــــــ جب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو دیکھ رہے ہیں تو کون ہے جو صلوٰۃ وسلام کے وقت کھڑا ہونا نہ چاہے گا؟ ـــــــ مگر پھر بھی بعض حضرات سلام وقیام کے وقت نفرت وحقارت سے اُٹھ کر چلے جاتے ہیں اور یہ خیال نہیں فرماتے کہ کل قیامت کے دن جب منہ پر مہر لگادی جائے گی اور ہمارے پاؤں ہمارے خلاف گواہی ۲۸؎ دیں گے اور کہیں گے، ''خدایا! جب حاضرینِ محفل تیرے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود وسلام پڑھ رہے تھے تو یہ نفرت وحقارت سے اُٹھ کر اُلٹے پاؤں واپس جا رہا تھا'' ـــــــ کیا ربِّ جلیل کے سامنے اس بیان سے ہمارا سر اُونچا ہوگا یا نیچا؟ ـــــــ یہ فیصلہ آپ خود فرمائیں ـــــــ ہم فائیو اسٹار ہوٹلوں میں ٹھہرتے ہیں اور وہاں دینی محفلوں میں شریک بھی ہوتے ہیں جب کہ سب کو معلوم ہے کہ فائیو اسٹار ہوٹل منکرات اور محرمات کے مراکز ہیں اور ایسے مراکز سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دامن بچانے کی ہدایت فرمائی ہے ـــــــ کوئی دامن نہیں بچاتا، سب جوق در جوق جاتے ہیں

○

بے شک اجتماعی طور پر کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پڑھنا سنت ملائکہ بھی ہے اور سنت صحابہ بھی ہے اور سنت علماء صلحاء بھی ـــــــ آج سے کچھ کم سات سو برس پہلے جلیل القدر عالم وعارف امام تقی الدین سبکی ۲۹ (م ۔ ۷۵۶ھ/۱۳۵۵ء) کی محفل میں علماء کرام کا عظیم اجتماع تھا، اس محفل میں ایک عاشق رسول نے امام صرصری ۳۰ کا ایک شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا کہ "عزت اور شرف والے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جمیل سُن کر صف بہ صف کھڑے ہوجاتے ہیں ۳۱" ـــــــ یہ شعر سُننا تھا کہ میر مجلس امام تقی الدین سبکی کھڑے ہوگئے، وہ کیا کھڑے ہوگئے تمام علماء کھڑے ہوگئے ـــــــ کیوں نہ کھڑے ہوتے کہ فرشتے بھی تو کھڑے ہیں! ـــــــ کیوں نہ کھڑے ہوتے کہ صحابہ بھی تو کھڑے ہوئے تھے! ـــــــ کھڑے ہونے کا یہ سلسلہ چل نکلا ـــــــ کچھ کم چار سو برس پہلے محدثِ وقت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۔ ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) بھی صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور اس کو عظیم سعادت سمجھتے ہوئے وسیلۂ نجاتِ اُخروی تصور فرماتے تھے ـــــــ مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی کے مرشدِ کریم حضرت حاجی محمد امداداللہ مہاجر مکی (م ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء) کوئی سو برس پہلے صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہوتے تھے اور اس میں بے حد سرور وکیف پاتے ۳۳ ـــــــ یہ محدثین وعلماءِ ملّتِ اسلامیہ کے پاسبان تھے ـــــــ افسوس ایسے عرفاء وعلماء پر تنقید ہماری عادت بن گئی ـــــــ قرآنِ کریم میں تو لکھا ہے کہ جب سرکشوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی اُونٹنی (ناقۃ اللہ ۳۴) کی شان میں دست درازیاں کیں تو آن کی آن میں وہ تباہ وبرباد کردیے گئے ـــــــ ہم اللہ کے دوستوں (اولیاء اللہ ۳۵) کی شان میں مسلسل زبان درازیاں کررہے ہیں حتیٰ کہ ان کے نیک اعمال کفر وشرک سے تعبیر کررہے ہیں تو ہمارا کیا حال ہوگا؟ ـــــــ ہم خود عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں ـــــــ دین کیلئے ہزاروں کاوشوں کے باوجود عالمِ اسلام پر ظلمت کے بادل چھا رہے ہیں ـــــــ یہ کیا ہورہا ہے؟ ـــــــ یہ کیوں ہورہا ہے؟ ـــــــ اندھیرا بڑھ رہا ہے، ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوجھتا ـــــــ اپنے دل سے پوچھیں، وہی ٹھیک بات بتاتا ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے دل سے پوچھو، اپنے دل سے فیصلہ طلب کرو ـــــــ

الحمدللہ صلوٰۃ وسلام کے لیے ہمارے وہ تمام اسلاف کھڑے ہوتے تھے جن کی تقویٰ وپرہیزگاری، طہارت وصداقت، پاکیزگی وپارسائی کی ہم قسم کھاسکتے ہیں ۳۶ ـــــــ عالمی سطح پر ہر برّ اعظم میں ذکرِ پاک کی محفلیں ہوتی ہیں اور کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کیا جاتا ہے ۳۷ حتیٰ کہ سعودی عرب میں جہاں مواجہہ شریف کے علاوہ کسی محفل پاک میں کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا ممنوع ہے (مگر جھنڈے کی سلامی اور قومی ترانے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم ہے) وہاں پر پابندی کے باوجود دیہاتی لوگ ۱۲/ربیع الاوّل کو مذہبی عیدوں میں ایک عید تصوّر کرتے ہیں، ولادت کی رات ذکرِ ولادت کرتے ہیں اور کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے ہیں ۳۸، یہ دیہاتی مسلمان عربوں کا معمول ہے ـــــــ اللہ نے حکم دیا ہے کہ ہمارے پیاروں کے راستے پر چلتے رہو، دانائی یہی ہے کہ ہم عشق کو عقلِ نارسا کے بھینٹ نہ چڑھائیں اور اپنی محبت کو رسوا نہ کریں ـــــــ

○

حقیقت یہ ہے کہ سلام کے مزاج میں کھڑے ہونا ہے چنانچہ روضۂ انور کے سامنے آج بھی کھڑے ہوکر ہی صلوٰۃ وسلام پیش کیا جاتا ہے____ حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے حضور بھی کھڑے ہوکر ہی سلام پیش کرتے ہیں____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم نے فرمایا____ ''سوار، پیادہ کو۔ راگیر، بیٹھے ہوئے کو۔ آنے والا، اہلِ مجلس کو سلام کرے ۳۹'' ____ یعنی کھڑا ہوا، بیٹھے ہوئے کو سلام کرے____ آج بھی محفل میں جو بزرگ یا محترم آتا ہے اُس کو کھڑے ہوکر ہی سلام پیش کیا جاتا ہے____ ہم قبرستان میں بھی کھڑے ہوکر ہی اہلِ قبور کو سلام کرتے ہیں____ اس دور میں تو کھڑے ہونے کا عام رواج ہوگیا ہے____ ہم قومی ترانہ کھڑے ہوکر سُنتے ہیں، ہم کھڑے ہوکر قومی جھنڈے کو سلامی دیتے ہیں____ حتیٰ کہ غیر مسلم حکومتوں کے جھنڈوں کو کھڑے ہوکر سلامی دیتے ہیں اور قومی ترانوں کو کھڑے ہوکر سُنتے ہیں، اور تو اور ہم اسمبلیوں میں خاموش کھڑے ہوکر مومن ومشرک مرنے والوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں____ اسکولوں اور کالجوں میں طلبہ صف بہ صف کھڑے ہوکر ترانہ گاتے ہیں، مہمانوں کے استقبال کے لیے چھوٹے بڑے سب صف بندی کر لیتے ہیں____ میں نے دہلی میں ہندوستانی ترانے کے لیے علماء کو کھڑے ہوئے دیکھا ہے، وہ ترانہ جس کے بول بھی شرکیہ ہیں____ ''وندے ماترم (اے زمین میں تجھے سجدہ کرتا ہوں)'' ____ جب ان علماء سے عرض کیا گیا کہ آپ کیا کہتے تھے اور آپ نے کیا کیا؟ تو وہ بہت ہی شرمسار ہوئے____ قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بعض رسم ورواج وہ ہیں جن کے بانی صحابی اور صلحاء وعلماء ہیں____ بعض وہ ہیں جن کے بانی یہود ونصاریٰ ہیں____ بعض وہ ہیں جن کے بانی کفار ومشرکین ہیں____ بعض وہ ہیں جن کے بانی مرتدین وملحدین ہیں____ آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ایمان کا تقاضا کیا ہے؟____ ہم کو کون سے رسم ورواج اپنانے چاہئیں؟____ صلحاء وعلماء اُمّت کے یا غیر مسلموں اور ملحدوں کے؟____ مگر ہمارا حال یہ ہے کہ جس ایوان میں ہم کھڑے ہوکر خوشی خوشی قومی ترانہ سُنتے ہیں اُسی ایوان میں تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سلام پیش کرنے کے لیے کھڑا ہونا دُوبھر معلوم ہوتا ہے۔ حیف! ہم کو کیا ہوگیا!

○

بعض حضرات صلوٰۃ وسلام کے لیے اس لیے اُٹھنا پسند نہیں فرماتے کہ بقول اُنکے قیام نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے نہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے، نیز یہ کہ حاضرینِ مجلس نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں اور یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم بنفسِ نفیس تشریف لائے ہیں____

(۱) جہاں تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے قیام کا تعلق ہے بہت سی احادیث اس کی تائید کرتی ہیں ____ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ادب سکھایا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ادب سکھایا ____ خود فرمایا ____ ''میرے ربّ نے مجھے اَدب سکھایا تو کیسا اچھا اَدب سکھایا!'' [40] ____ انہیں آداب میں یہ بھی ہے کہ آپ اپنے پیاروں کے لیے خود قیام فرماتے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سرداروں اور دوستوں کے لیے کھڑے ہونے کا حکم فرماتے تھے ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے قیام فرمایا [41] ____ حضرت عکرمہ، حضرت جعفر بن ابی طالب [42] حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم [43] کے لیے قیام فرمایا ____ صفوان بن اُمیہ، عدی بن [44] حاتم رضی اللہ عنہما، اور تو اور شادی سے واپس آنے والی عورتوں اور بچوں کے لیے قیام فرمایا [45] کہ مسرّت وخوشی کا اظہار کھڑے ہوکر ہی کیا جاتا ہے ____ حضرت فاطمہ [46] اور حضرت عائشہ [47] رضی اللہ عنہما نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قیام فرمایا ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم دیا [48] ____ حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوئے، مصافحہ کیا اور توبہ قبول ہونے پر مبارک باد دی [49] ____ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے، [50] آپ نے جنازے کے لیے خود بھی قیام فرمایا ____ آپ نے ان فرشتوں کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا جو جنازے کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں [51] ____ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عادت شریفہ تھی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب حرم شریف میں جانے کے لیے مسجد نبوی شریف سے اُٹھتے تو سب کھڑے ہوجاتے، جب تک آپ حرم شریف میں داخل نہ ہوجاتے تعظیم وتکریم کے لیے سب کے سب کھڑے رہتے [52] ____ ہم تعظیم کے لیے کھڑے ہونے ہی میں کلام کررہے ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سب سے معظم ادائے نیازمندی کی اجازت کے آرزومند تھے...... سُنیئے سُنیئے :-

(۱) انصار کے باغ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، بکریاں سجدہ کررہی ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں، ''یارسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ حقدار تو ہم ہیں'' (کہ آپ کو سجدہ کریں) ____ آپ نے فرمایا، ''میری اُمت میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے'' [53] ____

(۲) ایک باغ میں دو سرکش اونٹ آپ کے حضور سجدے میں گرے ہُوئے ہیں' صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کررہے ہیں ____ ''حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے؟'' ____ فرمایا ____ ''سجدہ میرے لیے نہیں'' [54] ____

(۳) ایک فربہ اُونٹ سامنے آیا، سجدہ میں گر پڑا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ____ ''چوپاؤں سے زیادہ تو ہم کو چاہیئے کہ حضور کو سجدہ کریں'' ____ فرمایا ____ ''کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں'' [55] ____ چوپائے کیوں نہ سجدہ کریں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہیں ____ ''میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں'' [56] ____

آپ نے ملاحظہ فرمایا صحابۂ رکام رضی اللہ عنہم کے دل میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم کی کیسی تڑپ تھی؟ یہ اُن کا اَدب تھا ____ وہ آپ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز کا اَدب کرتے تھے [57] ____ ایسا اَدب جس کا ہم تصوّر بھی نہیں کرسکتے، اِس اَدب سے اُنہوں نے بلند رُتبے پائے ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اَدب واحترام اور تعظیم اور تکریم کا سلیقہ تعلیم فرمایا، اور اُنہوں نے ہم کو سکھایا ____ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو سارے انسانوں، سارے فرشتوں، سارے نبیوں سے افضل ہیں جب آپ نے اہلِ بیت اطہار، ازواج مطہرات اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے قیام فرمایا تو پھر آپ کے لیے قیام کیوں نہ کیا جائے؟ ____ یہ سوال عہد جدید کے بچے کے ذہن میں آسکتا ہے ____ مگر اس کا کوئی جواب نہیں! اور عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے تو سراپا اَدب تھے ____ ان کے سامنے یہ سوال تھا ہی نہیں، وہ تو جان ودل سے فدا تھے ____

ہاں، حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے اُٹھنے کو ناپسند فرماتے تھے جس کا رواج عجمیوں میں تھا۵۸ ____ جس کا رواج ہمارے ہاں بھی تھا اور اب بھی ہے ____ اس رواج سے انسانیت کی تذلیل ہوتی ہے اور جس کے لیے کھڑا ہوا جائے اس کی فرعونیت بڑھتی جاتی ہے ____ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ جہاں گیر بادشاہ کے دربار میں ایک وزیر کھڑا تھا، ایک لمحہ کے لیے اُس کی نظر بادشاہ سے ہٹ کر اپنے کپڑوں پر چلی گئی، بادشاہ نے دیکھ لیا اور غضبناک ہوکر فرمایا ____ ''میں اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا، میرا وزیر میرے حضور میں اپنے کپڑے کے بند کی طرف توجہ کرے''۵۹ ____ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کھڑا ہونا پسند نہ تھا جو خادم کو ذلیل اور مخدوم کو مغرور بنادے ____ جیسے بادشاہ کے سامنے درباریوں کا کھڑا ہونا ____ جیسے حاکم اعلیٰ کے سامنے محکموں کا کھڑانا ____ جیسے زمیندار کے سامنے کسانوں کا کھڑا ہونا ____ جیسے جاگیردار کے سامنے ملازموں کا کھڑا ہونا ____ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہانہ شان وشوکت اور امیرانہ ٹھاٹ باٹ کو کبھی پسند نہ فرمایا ____ ایسی سادہ زندگی اختیار فرمائی کہ شاہانِ عالم کے سارے پروٹوکول آپ کی سادگی پر قربان! ____ آپ نے مسکینوں کے طرزِ زندگی کو اپنایا اور ان کو وہ حوصلہ دیا کہ وہ دُنیا کے قائد ورہبر بن کر اُبھرے ____ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو انسانوں کو عزّت دینے آئے تھے، یہ کیسے گوارا فرماتے کہ انسان، انسان کی تذلیل کرے؟ ____ آپ نے اعلان فرمادیا ____ ''جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں تو اُسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنالینا چاہیے''۶۰ ____ کھڑے ہونے والوں کے لیے کچھ نہ فرمایا، دل کے روگی کو وعید سُنائی ____ بے شک کسی کے خوف یا خوشامد کی وجہ سے کھڑے ہونے کو حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہ فرمایا۔ ہاں، کسی کے لیے خلوص ومحبت وعزّت واحترام کا جذبہ ہو تو پھر ایسے کھڑے ہونے کو نہ صرف یہ کہ پسند فرمایا بلکہ آپ نے خود قیام فرمایا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم دیا ____ ہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے کمال محبت اور ان پر کمالِ شفقت کی وجہ سے اپنے لیے اُن کا اُٹھنا پسند نہ فرماتے تھے۶۱ ____ اللہ اکبر! آپ کی مہربانی وشفقت کا یہ عالم تھا کہ اپنے لیے اُٹھنے کی ادنیٰ تکلیف بھی گوارا نہ فرمائی جب وہ تکلیف، تکلیف تھی ہی نہیں، عین راحت تھی ____ قرآن حکیم میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر آپ کی کمال شفقت ومہربانی کا اس طرح ذکر فرمایا گیا ہے ____ ''وہ رسول جن کو تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر مہربان، مہربان''۶۲ ____ اللہ اکبر! اتنے شفیق وکریم کہ مسلمانوں کو ذرا سی تکلیف بھی نہ ہونے دیں، ہم سے زیادہ ہماری بھلائی کے چاہنے والے، ____ ہاں اس عادت شریفہ پر ہی یہ انعامِ خاص عطا فرمایا گیا کہ ربّ ذوالجلال نے اپنے دوناموں سے آپ کو مشرف فرمایا ____ اللہ بھی روٴف ورحیم۶۳ اور آپ بھی روٴف ورحیم۶۴ ____ سُبحان اللہ، سُبحان اللہ! ____ حضورانور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال شفقت ومہربانی کو جب ہم آپ کی تعظیم کے لیے نہ کھڑے ہونے کا بہانہ اور دلیل بناتے ہیں تو عقل حیرت سے ہمارا منہ تکتی ہے ____ دل ٹکڑے ٹکڑے ہوئے جاتا ہے اور عشق اشکبار ہے ____ کیا اُن کا چاہنے والا اس طرح بھی سوچ سکتا ہے؟ ____ کیا قیامت ہے کہ بندگی اور نیازمندی کے سارے آداب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص کردیے جائیں اور تعظیم وتکریم کی ساری ادائیں اپنے لیے مخصوص کرلی جائیں! ____ یہ کیسا انصاف ہے، یہ کیسی محبت ہے؟ ____ عقل حیران ہے ____

سوال کرنے والا سوال کرسکتا ہے کہ اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً تعظیم کے لیے کھڑا ہونا پسند نہ تھا تو پھر اپنے پیاروں کے لیے آپ کیوں کھڑے ہوئے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کھڑے ہوئے کا حکم کیوں دیا؟ ____ اس کا کوئی جواب نہیں ____ آپ نے ناپسندیدہ بات کا کبھی حکم نہیں دیا، جو خود پسند فرمایا، اُسی کا حکم دیا۔ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ تعظیم کے لیے کھڑا ہونا ہی آپ کو ناپسند تھا تو کیا آپ نے ناپسندیدہ بات کا حکم دیا؟ ____ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! ____ اس کا تو کوئی مسلمان تصور بھی نہیں کرسکتا ____ کسی کے لیے دل میں پیار و محبت ہو تو خود بخود کھڑے ہونے کو جی چاہتا ہے، نفرت وعداوت ہو تو کھڑا ہونا تو درکنار سلام کرنے کو بھی جی نہیں چاہتا ____ یہ انسان کی فطرت ہے ____ کسی کے لیے ذوق وشوق سے کھڑا ہونا، خلوص ومحبت کی علامت ہے اور نہ کھڑے ہونا نفرت وعداوت کی ____ کسی کی دل سے تعظیم وتکریم کرنی ہوتی ہے تو ہم کھڑے ہوتے ہیں، تذلیل وتحقیر کرنی ہوتی ہے تو ہم بیٹھے رہتے ہیں ____ یہ ہماری عادت ہے ____ ہم اپنی اداؤں سے محبت واُلفت اور نفرت وعداوت کا اظہار کرتے ہیں ____ اللہ تعالیٰ نے بار بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا ہے۔ ۶۵ اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تعظیم وتکریم کے لیے کھڑا ہونا تاریخ کے ہر دور میں عزت واحترام کی علامت رہی ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ خلوصِ دل کے ساتھ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے کھڑا ہونا اہلِ بیت اطہار، ازواجِ مطہرات اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سب ہی کی سنّت ہے ____ اللہ اکبر! حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہ کھڑے ہوں گے تو کس کیلئے کھڑے ہوں گے؟ ____ ذرا اپنے دل سے پوچھیں، دل ہی سچی بات بتاتا ہے ____ بلاشبہ آپ ساری مخلوق سے افضل ہیں، کائنات کے مطلوب اور اللہ کے محبوب ہیں ۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

(۲) جہاں تک ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا تعلق ہے تو شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے حاضری کا ادب یہی سکھایا ہے کہ حاضر ہونے والا ہاتھ باندھ کر اس طرح کھڑا ہو جس طرح نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس طرح کھڑے ہوتے تھے، جبھی تو شیخ محدث دہلوی یہ فرمارہے ہیں ____ ’’ودر آں جنابِ عظمت دست راست رابر دست چپ بنہد چناں چہ در حالت نماز کنند‘‘ ۶۶ ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو یہ ہے کہ اگر نماز کی حالت میں یاد فرمائیں تو حاضر ہونا ہی ہونا ہے ۶۷ تو پھر نماز کی طرح ہاتھ باندھنے کی بات کیا کی جائے؟ ____

(۳) اصل میں اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ۶۸ اور نیتوں کا حال اللہ کو معلوم ہے، ہم اپنے بھائیوں سے اچھا ہی گمان رکھیں ____ دوسروں سے بدگمانی نہ کریں کہ بعض بدگمانیاں گناہ کبیرہ ہیں ۶۹ ____ اہلِ سنّت کا یہ عقیدہ نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر محفل میں تشریف لاتے ہیں، آپ کی شان تو یہ ہے کہ اپنی حریم ناز سے سب کچھ ملاحظہ فرمارہے ہیں ۷۰ ____ وہ دُور ہوتے ہوئے بھی ہمارے قریب ہیں اور بہت قریب ۷۱ ____ آپ کو اللہ نے شاہد بنا کر بھیجا ۷۲ اور شاہد وہ ہے جو ہمارے قریب ہو اور ہمیں دیکھ بھی رہا ہو ____ بلاشبہ وہ ہمارے قریب ہیں ۷۳ ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو بہت عالی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں جس کو چاہتا ہے یہ طاقت عطا فرماتا ہے کہ جہاں چاہیں چلے جائیں ۷۴ ____ یہ باتیں ہماری عقل میں نہیں آتیں ____ ہماری عقل میں کیا آتا تھا؟ ____ اب سب کچھ آنے لگا جو نہیں آتا وہ بھی آنے لگے گا ____ ہم اس حد تک

آگے چلے گئے کہ صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہونے والوں کو کافر ومشرک کہنے لگے اور یہ خیال تک نہ کیا کہ ہم نے یہ حکم لگا کر ماضی وحال کے کروڑوں مسلمانوں اور مشائخ کو بیک جنبش قلم کافر ومشرک بنادیا_____ افسوس ہم نے یہ کیا کیا؟_____ کیا کسی عاشق نے اپنے محبوب کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونے والوں کے خلاف کبھی ایسی مہم چلائی؟ اور ایسا حکم لگایا ہے_____ محبت کی پوری تاریخ خاموش ہے_____ کوئی ایک مثال بھی نظر نہیں آتی_____ ہم قومی جھنڈے کی سلامی اور قومی ترانے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں_____ اپنے دل سے پوچھئے کیا دو عالم کے تاجدار، آقائے نامدار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واز واجہ وسلم قومی جھنڈے اور قومی ترانے سے بھی کم ہیں؟ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) نہیں نہیں وہ تو اُس قوم کی آبرو ہیں جس کی نسبت سے اس جھنڈے اور اس ترانے کو یہ عزت ملی کہ اس کے لیے ہم سب کھڑے ہوتے ہیں_____ جب یہ جھنڈا اور ترانہ قابلِ تعظیم ہے تو جس کے صدقے میں ہمیں یہ دونوں ملے وہ کیوں قابلِ تعظیم نہ ہوگا_____ ہماری عقل یہی کہتی ہے، ہمارا ضمیر یہی کہتا ہے، ہاں ع آبروئے ما ز نامِ مصطفےٰ ست!_____

بے شک صلوٰۃ وسلام کے لیے کھڑے ہونا سنت ملائکہ بھی ہے، سنت صحابہ وصلحاء بھی ہے_____ جھنڈے کی سلامی، قومی ترانے کے لیے قیام نہ سنت ملائکہ ہے، نہ سنت صحابہ، سنت صلحاء وعلماء_____ جس عمل میں نہ ثواب ہو اور نہ عذاب اُس سے بدرجہا بہتر وہ عمل ہے جس میں ثواب ہی ثواب ہو_____ صلوٰۃ وسلام کی شان قرآنِ حکیم نے یہ بتائی کہ جو دُرود پڑھتا ہے اللہ اور اُس کے فرشتے اس پر دُرود بھیجتے ہیں ۵؎، سبحان اللہ، سبحان اللہ!_____ اور دُرود پڑھنے والے کی حدیث پاک میں یہ شان بتائی کہ اللہ اور اس کے فرشتے ایک بار دُرود پڑھنے والے پر دس بار دُرود بھیجتے ہیں ۶؎_____ اللہ اکبر! یہ کہیں نہیں فرمایا کہ جو کھڑے ہو کر دُرود وسلام پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے اس پر دُرود وسلام نہیں بھیجیں گے_____ قرآن کریم میں تو بہت سے مقامات پر کھڑے ہونے کا ذکر ہے_____ اللہ ورسول کی تعظیم کے لیے، ذکر وفکر کے لیے ۷؎_____ جب اللہ اور اس کے فرشتے دُرود وسلام پڑھنے والوں پر دُرود بھیج رہے ہیں تو پھر ہم سلام وقیام سے منہ پھیر کر کیوں اتنی بڑی دولت سے محروم ہو رہے ہیں؟_____ اللہ عطا فرما رہا ہے، اُس کے فرشتے دے رہے ہیں مگر ہم نہیں لے رہے، حیف! ہم کیا کر رہے ہیں!_____ قرآن کریم میں فرمایا، ''آپ کی ہر آنے والی گھڑی پچھلی گھڑی سے بہتر ہے'' ۸؎_____ بے شک ہر آن بلندیاں اُن کے قدم چومتی رہیں گی، اُن کا چرچا ہوتا رہے گا یہاں تک کہ آپ مقام محمود پر سرفراز کیا جائے گا ۹؎_ جہاں سب آپ کے سامنے کھڑے ہوں گے_____